عمرو اور چوچک جادوگر

16

منصور احمد بٹ

نواب سنز پبلی کیشنز

اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

با وقار اور نفاست پسند قارئین کے لئے پر وقار اور نفیس ترین کتابیں

طابع	نواب سنز پبلی کیشنز
مطبع	فیض الاسلام پریس
حروف آرائی	میٹرکس کمپوزرز
سرورق	ڈیزائن ماسٹر
اشاعت	۲۰۱۰ء

ضابطہ

حقوقِ اشاعت محفوظ ہیں

Retail Price
Rs. 25/-

نواب سنز پبلی کیشنز

اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی Ph: 051-5555275

ڈسٹری بیوٹرز اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک اقبال روڈ راولپنڈی فون 051-5772306

عمرو اور چو چک جادوگر

خواجہ عمرو عیار کی بیوی آج کل میکے گئی ہوئی تھی اس وجہ سے ان دنوں وہ بازار سے کھانا کھا رہا تھا آج بھی جیسے ہی وہ بازار سے کھانا کھا کر واپس آیا تو اپنے گھر کے دروازے پر ایک برقعہ پوش خاتون کو دیکھ کر بہت حیران ہوا اور سوچنے لگا کہ وہ کون ہو سکتی ہے بیوی چونکہ میکے میں تھی اس لئے یہ بھی نہیں سوچا جا سکتا تھا کہ وہ اس کی کوئی سہیلی ہوگی۔ ویسے بھی اس کی کوئی سہیلی نہیں تھی۔ وہ قریب آ کر رُکا اور دروازہ کھولنے لگا وہ سوچ رہا تھا کہ خاتون خود اسے مخاطب کرے گی۔ مگر وہ عورت بالکل خاموش رہی عمرو دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور مڑ کر دروازہ بند کرنے لگا۔

"میرے پیارے چاند ستارے عمرو!" دفعتاً عورت شیریں آواز

میں بولی۔ ’’ اتنی بے رُخی...... کیا مجھے اندر آنے کے لئے بھی نہ کہو گے؟‘‘

اس کی بات سن کر عمرو کا دل بلیوں اچھلنے لگا یہ اسے آج معلوم ہوا تھا کہ وہ چاند اور ستاروں کی مانند خوبصورت ہے۔ مگر وہ عورت۔

’’لیکن بی بی تم ہو کون؟‘‘ عمرو دروازے میں ہی رُک کر حیرت زدہ لہجے میں بولا۔

’’تم نے میری آواز نہیں پہچانی؟‘‘ عورت نے چونک کر پوچھا۔

’’میں تمہاری فرارہ ہوں۔‘‘

’’فرارہ۔‘‘ عمرو نے حیرت سے آنکھیں نچائیں۔

’’کیا یہ آٹا پیسنے والی مشین کا نام ہے یا برتن بنانے والی مشین کا‘‘

’’لعنت ہے تم پر آخر ہوئے نا وہی احمق‘ جاہل‘ گنوار‘ بے وقوف‘ بھگوڑے۔‘‘ عورت غصیلے لہجے میں بولی۔ اس کے گستاخانہ کلام پر عمرو کی کھوپڑی گھوم گئی اس کا دل چاہا کہ اس بدزبان عورت کی زبان نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھ دے مگر اس سے پہلے کہ وہ اپنے ارادے پر عمل کرتا اس عورت نے چہرے سے نقاب ہٹا دیا۔ دوسرے ہی لمحے عمرو بے ہوش ہوتے ہوتے بچا وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سامنے کھڑی برقعہ پوش کو دیکھنے لگا وہ انیس بیس برس کی نوجوان اور حسین و جمیل لڑکی تھی

عمرو اور چو چک جادوگر

عمرو نے اس سے پہلے اتنی حسین و جمیل لڑکی کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ پلکیں جھپکائے بغیر اسے دیکھتا رہ گیا۔ لڑکی لباس سے کوئی امیرزادی معلوم ہوتی تھی۔ اس نے سونے کے زیورات پہن رکھے تھے جن میں بیش قیمت ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ اس سے پہلے کہ عمرو کوئی ردِعمل ظاہر کرتا' لڑکی جس نے اپنا نام فرارہ بتایا تھا شیریں آواز میں بولی۔ ''کیا اب بھی مجھے اندر نہیں آنے دو گے؟''

اور عمرو جلدی سے پیچھے ہٹ گیا۔ لڑکی اندر آ گئی عمرو نے دروازہ بند کیا اور پھر لڑکی کے پیچھے چل دیا جو ایک کمرہ کی طرف جارہی تھی دونوں آگے پیچھے کمرے میں داخل ہوئے لڑکی نے برقعہ اتارا اور بے تکلفی سے پلنگ پر بیٹھ گئی۔ عمرو اس کے سامنے کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگا۔ اب وہ یہ جاننے کے لئے بے چین تھا کہ فرارہ کون ہے اور اس کے پاس کیا کرنے آئی ہے مزید یہ کہ اتنی بے تکلفی کا اظہار کیوں کر رہی ہے۔

''خواجہ......آؤ میرے پاس بیٹھو۔'' فرارہ نے پیار بھری آواز میں کہا۔ ''میں تمہارے لئے بہت دور سے آئی ہوں یقین کرو اگر میں نے تمہیں خواب میں پسند نہ کرلیا ہوتا تو تمہارے منہ پر تھوکتی بھی نہ'' اس کا آخری جملہ عمرو کو بہت برا لگا اس نے پلنگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میں سمجھا نہیں تم کہنا کیا چاہتی ہو...... ذرا تفصیل سے کہو۔''
فرارہ شوخ انداز میں مسکرائی اور کہنے لگی ۔

''میں سمرقند کے ارب پتی تاجر افغان کی بیٹی ہوں میرا باپ میری شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا مگر ایک رات میں نے خواب میں تمہیں دیکھ لیا خواب میں تم مجھے بے حد پسند آئے اور تمہاری درخواست پر میں نے تم سے شادی کر لی۔ صبح بیدار ہوئی اور تم نظر نہ آئے تو میں بہت پریشان ہوئی مگر خواب میں تم نے مجھے اپنا پتا بتادیا تھا اس لئے میں نے ادھر آنے کا عزم کیا اور اپنے باپ سے صاف کہہ دیا کہ میں تو عمرو عیار سے شادی کر چکی ہوں اور اب اسے تلاش کرنے جارہی ہوں میں سمرقند سے روانہ ہوئی اور لوگوں سے پوچھتی ہوئی دو ہفتے بعد یہاں پہنچی ہوں اب تم اپنا ارادہ بتاؤ مجھے بیوی بنا کر رکھنے پر تیار ہو یا زہر کھا کر خودکشی کرلوں جلدی فیصلہ کرو۔''

عمرو اس کی باتیں سن کر دل ہی دل میں بہت خوش ہوا اس نے سوچا کہ جب خدا نے گھر بیٹھے بٹھائے ایک نوجوان اور مالدار عورت کو اس کی بیوی بنا کر بھیج ہی دیا ہے تو خدا کی اس نعمت کو ٹھکرانا نہیں چاہیے یقیناً وہ خدا کا نیک بندہ ہے کہ خدا نے بغیر کوشش کے اسے ایک ارب پتی تاجر کا داماد بنا دیا۔ اب انکار نہیں کرنا چاہیے اس شادی میں کوئی گھاٹا

نہیں ہے آخر بیوی کے قیمتی زیورات پر بھی تو اس کا حق ہوگا۔

''پیاری فرارہ تم مجھے دل و جان سے قبول ہو۔مگر میں ذرا غریب آدمی ہوں شادی کے اخراجات کے لئے رقم بھی نہیں ہے۔'' اس نے فرارہ سے کہا۔

فرارہ جلدی سے بولی ''تم تو میرے لئے بادشاہ ہو بادشاہ ۔شادی تو ہماری خواب میں ہی ہوگئی تھی اس لئے دوبارہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں باقی رہا تمہاری غربت کا معاملہ تو میرے یہ لاکھوں روپے کے زیورات کس کام آئیں گے یہ لو۔''

فرارہ نے تمام زیورات اتار کر عمرو کے حوالے کردیئے۔عمرو نے خوش ہوکر وہ زیورات اپنی زنبیل میں ڈالے اور اس سے باتیں کرنے لگا رات ہوئی تو وہ شادی کی خوشی میں کھانا کھائے بغیر ہی سوگیا۔

آدھی رات کا وقت تھا۔عمرو گہری نیند میں خراٹے نشر کر رہا تھا مگر فرارہ جاگ رہی تھی وہ خاموشی سے اٹھی اور کوئی آواز پیدا کئے بغیر پلنگ سے اتر آئی اس نے اپنے دوپٹے کے پلو میں بندھی ہوئی ایک پڑیا نکالی اور اسے کھول کر اس میں موجود سفوف کی چٹکی لی پھر اس نے وہ سفوف عمرو کی ناک پر چھڑک دیا اور کچھ اس کی مونچھوں پر ڈال دیا وہ سفوف بے ہوش کر دینے والا تھا چنانچہ عمرو بیدار ہوئے بغیر بے ہوش ہوگیا۔

عمرو اور چوچک جادوگر

فرارہ نے کمرے میں اِدھر اُدھر دیکھا اور ایک طاقچے میں رکھا ہوا استرا اُٹھا لیا۔ اُسترا لے کر وہ عمرو کے قریب آئی اور بلا جھجک اس کی ایک مونچھ اور آدھے چہرے سے داڑھی صاف کرڈالی۔ اتاری ہوئی داڑھی اور مونچھ کے بال اس نے باہر آکر ہوا میں اڑا دیئے اور خود مکان کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ باہر آکر اس نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا دوسرے ہی لمحے ایک خوبصورت تخت نمودار ہوگیا وہ اس پر سوار ہوئی اور اسے طلسم ہوشربا جانے کا حکم دیا۔ فوراً ہی تخت ہوا میں بلند ہوا اور ایک سمت اُڑنے لگا۔

دوسرے دن دوپہر کے بعد ہی عمرو کو ہوش آیا وہ کمرے میں فرارہ کو نہ پا کر حیران ہوا اس نے فرارہ کو آواز دی۔ مگر کوئی جواب نہ ملا تب وہ اٹھ کر اسے گھر میں تلاش کرنے لگا مگر وہ وہاں ہوتی تو ملتی۔ مایوس ہو کر وہ سوچنے لگا کہ فرارہ کہاں چلی گئی۔ دفعتاً اسے فرارہ کے زیورات کا خیال آیا کہ کہیں وہ زیور بھی نہ لے گئی ہو اس نے جلدی سے زنبیل اٹھائی اور اس میں زیور تلاش کئے زیور موجود تھے اس کو خیال آیا کہ کہیں زیورات نقلی نہ ہوں کیوں نہ جوہری کو دکھائے وہی بتا سکتا ہے کہ حقیقت کیا ہے۔

وہ گھر سے باہر آیا اور دروازہ مقفل کرکے بازار کی طرف چل دیا

راستے میں اسے ایک بات پر شدید حیرت ہوئی کہ جو بھی اسے دیکھتا دیکھتا ہی رہ جاتا۔ وہ سوچنے لگا کہ کیا معاملہ ہے جدھر سے گزر رہا ہوں لوگ مڑ مڑ کر کیوں دیکھ رہے ہیں وہ لوگوں پہ حیران ہوتا ہوا جوہری کی دوکان میں داخل ہوا۔ جوہری نے اسے دیکھا اور مسکراہٹ ہونٹوں میں دباتا ہوا بولا۔

''آیئے آیئے ......عمرو عیار...... کہئے کیسے آنا ہوا؟''

''بس ذرا کچھ کام تھا......'' کہتے ہوئے عمرو نے زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور زیورات نکال کر اس کے سامنے رکھ دیئے۔'' ذرا ان کو دیکھو''۔

''ارے عمرو میاں یہ پیتل کے زیورات آپ کے پاس کہاں سے آئے ......؟'' جوہری جو پہلے ہی اس کی داڑھی اور آدھی مونچھ صاف دیکھ کر دل ہی دل میں ہنس رہا تھا حیرت سے بولا۔

''کیا یہ پیتل کے ہیں ...... دماغ ٹھیک ہے تمہارا......'' عمرو غصے سے بولا۔

''جناب میرا دماغ تو ٹھیک ہے ......اپنا علاج کرایئے ......آدھی داڑھی مونچھ صاف کرا کے بازار میں گھومنے والا آدمی کبھی ٹھیک دماغ کا نہیں ہوسکتا۔'' جوہری بولا۔

''کیا کس کی آدھی داڑھی مونچھ صاف ہے۔'' عمرو نے حیرت

سے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور دوسرے ہی لمحے اس کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے۔

اس کا دماغ فوراً فرارہ کی طرف ہوگیا۔عمرو نے سوچا کہ یہ اسی کا کام ہوسکتا ہے اس نے پگڑی سر سے اُتاری اور اس سے چہرہ ڈھانپ لیا اور تیزی سے جوہری کی دکان سے باہر نکل آیا اس نے زیورات اُٹھانے بھی ضروری نہ سمجھے جوہری پیچھے سے آوازیں دیتا رہ گیا مگر عمرو نہ رُکا اور سیدھا گھر آ گیا۔

گھر آ کر اس نے آئینہ دیکھا اور پھر غصے کے عالم میں آئینہ فرش پر دے مارا۔

"اچھا فرارہ کی بچی اگر تجھے ذلیل و خوار کر کے نہ چھوڑا تو مجھے عمرو عیار نہ کہنا۔"

ابھی وہ پلنگ پر بیٹھا فرارہ کو کوس ہی رہا تھا کہ زمین سے ایک کاغذی پتلا نمودار ہوا اور عمرو چونک کر اسے گھورنے لگا۔عمرو وہ پتلا دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ طلسمی پتلا ہے اور طلسم ہوشربا سے ہی آیا ہوگا۔

"خواجہ عمرو...... مجھے شہنشاہ افراسیاب نے بھیجا ہے یہ خط پڑھ لو......"

پتلے نے عمرو کو ایک خط پکڑایا اور خود غائب ہوگیا۔عمرو نے جلدی

سے خط کھولا اور پڑھنے لگا افراسیاب نے لکھا تھا۔

''کہو عمرو کیا حال ہیں۔ بڑے عیار بنتے تھے اب تو تمہیں پتا چل
لیا ہوگا کہ میری نگری میں تم سے بھی بڑی عیارہ موجود ہے۔ آئینے میں
کل دیکھ کر کہو کہ تم بڑے عیار ہو یا فرارہ۔ اس نے تمہارا حلیہ بگاڑ کر
نیا سے تمہاری مکاری کا رعب ختم کردیا ہے۔ فرارہ جادوگرنی میرے
لک کی ایک نوجوان عیارہ ہے اور میں نے اسے تمہارے مقابلے کے
لئے تیار کیا ہے۔ اگر میں چاہتا تو وہ داڑھی مونچھوں کی بجائے تمہاری
گردن بھی کاٹ سکتی تھی مگر فی الحال میں اس کی عیاری کی آزمائش کرنا
چاہتا تھا جس میں وہ سو فیصد کامیاب ہوئی۔ میں نے اس خوشی کے انعام
یں اسے ایک محل اور ایک باغ دیا ہے جو سرحد کے قریب ہی ہے۔
آئندہ تم طلسم ہوشربا میں ہوش سنبھال کر داخل ہونا ورنہ زندہ بچ کر نہیں
جاؤ گے۔ فرارہ کو عیاری میں شکست دینا تم جیسے موٹی عقل کے بڈھے
کھوسٹ کے بس کی بات نہیں بلاشبہ فرارہ نے طلسم ہوشربا کا نام روشن
کردیا ہے۔ فقط تمہارا پرانا دشمن افراسیاب۔''

افراسیاب کا خط پڑھ کر عمرو غصے میں پاگل ہوگیا۔ افراسیاب نے
ں ایک جادوگرنی فرارہ کے ہاتھوں اسے ذلیل کرایا تھا یہ اس کے لئے
ب مرنے کا مقام تھا۔ اس نے خط کو پرزے پرزے کرتے ہوئے

دانت پیسے۔

''اچھا افراسیاب اگر میں نے اس عیارہ سے اپنی اس بے عزتی
انتقام نہ لیا تو مجھے عمرو نہ کہنا۔ میں دیکھوں گا کہ وہ عیارہ میرے ہاتھوا
سے خود کو کیسے بچاتی ہے کچھ دن انتظار کرو پھر دیکھنا میں اس کا کیا حشر
کرتا ہوں۔''

منہ ہی منہ میں بڑ بڑاتے ہوئے اس نے سفر کی تیاری شرو
کردی وہ آج کی رات طلسم ہوشربا میں گزارنے کا فیصلہ کر چکا
سلیمانی زنبیل لے کر وہ مکان سے نکلا اور گھوڑے پر سوار ہو کر طلسم
ہوشربا کی طرف چل دیا۔ سفر پر سفر کرتے ہوئے کئی ٹیلے' پہاڑ' دریا ا
کے راستے میں آئے اور وہ ایک رات اور ایک دن کے سفر کے بع
بالآخر طلسم ہوشربا کی سرحد کے قریب پہنچ گیا۔

سرحد سے کچھ پیچھے ایک درختوں کے جھنڈ کے پاس پہنچ کر ا
نے روغنِ عیاری سے اپنی شکل بدلی آدھی داڑھی اور آدھی مونچھ وہ گ
سے صاف کر کے ہی چلا تھا شکل بدلنے کے بعد اس نے ہاتھ میں بی
پکڑ لی۔ اب وہ کوئی سپیرا معلوم ہو رہا تھا۔ گھوڑا اس نے وہیں چر
کے لئے چھوڑ دیا اور بین بجاتا ہوا سرحد کی طرف بڑھنے لگا جلد ہی
سرحد کے قریب پہنچ گیا۔

عمرو اور چو چک جادوگر

سرحد پر موجود محافظوں نے اسے حیرت سے دیکھا ایک محافظ نے ت لہجے میں کہا۔

''کون ہو تم اور یہ مرلی سی کیوں بجا رہے ہو......؟''

''خاموش مُرلی کے بچے۔'' عمرو دھاڑا۔ ''تو نے افراسیاب کے ا کئے ہوئے تحفے کو مرلی کہہ کر شہنشاہ کی توہین کی ہے احمق...... یہ مرلی ں...... جادو کی بین ہے پچھلے برس شہنشاہ افراسیاب نے مجھے یہ بین ا کر کے حکم دیا تھا کہ میں طلسم کے سرحدی علاقوں میں رہنے والے نپوں کو پکڑ پکڑ کر ہلاک کردوں اس بین کی آواز پر سانپ مست ہو کر نے بلوں سے باہر نکل آتے ہیں یہ دیکھو......''

عمرو فوراً ہی جھوم جھوم کر بین بجانے لگا چند منٹ بعد ہی اردگرد ، کئی سانپ پھنکارتے ہوئے اِدھر آنے لگے۔ محافظوں نے سانپ ھے تو گھبرا گئے۔

وہ فوراً پیچھے ہٹ گئے مگر عمرو یونہی آنکھیں بند کئے بین بجاتا رہا حوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو اردگرد سانپ دیکھ کر ایک ہاتھ بین بجاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے سانپ پکڑ پکڑ کر زنبیل میں د پٹاری میں ڈالنے لگا۔

چند سانپ پٹاری میں ڈالنے کے بعد عمرو نے بین رکھ دی اور تلوار

سنبھال کر سانپوں کو ہلاک کرنے لگا محافظ خاموش کھڑے اس
کارروائی دیکھ رہے تھے۔

سانپوں کو مارنے کے بعد عمرو سینہ پھلا کر بولا۔ ''اب بولو تم میں
ہے جرأت مجھے روکنے کی یا بھیجوں افراسیاب کو پیغام۔ یہ سن کر محاف
بوکھلا گئے۔

''جاؤ میاں جاؤ ہماری یہ مجال کہاں کہ ہم شہنشاہ کے خاص آد
کو روکیں۔''

''ٹھیک ہے میں افراسیاب سے تمہاری شکایت نہیں کروں گا مگر
بتاؤ کہ فرارہ جادوگرنی کا محل کدھر ہے؟''

ایک محافظ نے چونک کر کہا۔ ''تم یہاں سانپ پکڑنے آئے ہ
فرارہ جادوگرنی سے ملنے۔ تمہاری نیت تو ٹھیک ہے نا؟''

''خاموش بدتمیز' جاہل' اُلو کے پٹھے۔'' عمرو چلایا۔ ''تم نے می
نیت پر شبہ کر کے اپنے لئے موت خریدی ہے۔''

''وہ کس طرح بھائی سپیرے۔'' دوسرے محافظ نے جلدی
پوچھا۔

''اس احمق کو یہی نہیں معلوم کہ میں غصے میں آ کر شیش ناگ
جایا کرتا ہوں اور گستاخی کرنے والے کو اپنی دم میں لپیٹ کر ایسا جھٹ

ہوں کہ وہ سیدھا افراسیاب کے قدموں میں جا گرتا ہے۔ میں محض سپیرا نہیں میرا نام شیش جادوگر ہے اور میں فرارہ کے ماموں کے ابا کے بھانجے کی خالہ کی ساس کی پھوپھی کا بیٹا ہوں سمجھے نامعقول گدھو۔'' عمرو نے طویل رشتہ داری ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''سمجھ گئے۔ سمجھ گئے۔'' وہ سب بیک وقت بولے۔ ''مہربانی کرکے ہماری جان چھوڑو اور جس کام سے آئے ہوں وہ کرو۔''

''اپنا کام ہی کرنے آیا ہوں تبھی تو پوچھ رہا ہوں فرارہ جادوگرنی کا محل کدھر ہے۔'' عمرو نے غصے سے کہا۔

''یہاں سے مشرق کی طرف چل دو۔ دو گھنٹے بعد فرارہ کے باغ میں پہنچ جاؤ گے۔ باغ کی دوسری جانب اس کا محل ہے۔'' محافظوں نے جان چھڑانے کی خاطر جلدی سے فرارہ کا پتہ بتایا۔

عمرو نے سانپوں کی پٹاری اٹھا کے زنبیل میں ڈالی اور بین اٹھا کر وہاں سے مشرق کی سمت چل پڑا وہ دل ہی دل میں بہت خوش تھا کہ باآسانی سرحدی محافظوں کو بے وقوف بنا کر طلسم میں داخل ہوگیا ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا تو محافظ اس کی اصلیت معلوم کرنے کے لئے جادو کا سہارا لیتے اور یہ جان کر اسے گرفتار کرلیتے کہ وہ عمرو ہے چند میل چلنے کے بعد سورج ڈوب گیا اور اندھیرا پھیلنے لگا مگر وہ رُکے بغیر آگے بڑھتا

رہا۔

راستے میں ایک الاؤ روشن تھا اس کے گرد تین جادوگر بیٹھے تھے شاید وہ بھی سرحد علاقے کے محافظ تھے۔ عمرو نے سوچا کہ اگر وہ راستہ کاٹ کر ان سے دور ہو کر گزرے تو دوبارہ اندھیرے میں اصل راستے پر نہ آ سکے گا چنانچہ وہ ان کے قریب ہی سے گزرنے لگا۔

''ٹھہرو۔'' ایک جادوگر غرایا۔ ''کون ہو تم اور کدھر منہ اٹھائے جا رہے ہو؟''

عمرو نے رُک کر غصے سے اس کی طرف دیکھا اور بولا۔ ''زبان سنبھال کر بات کرو جانتے نہیں میں چوچک جادوگر ہوں اور افراسیاب کے حکم پر ان موذی سانپوں کو گرفتار کرتا پھر رہا ہوں جو رات کے اندھیرے میں تم لوگوں کو ڈس کر ہلاک کر دیتے ہیں۔''

''کوئی سانپ پکڑا بھی ہے یا یونہی رعب جما رہے ہو؟'' ایک جادوگر نے مسکرا کر کہا۔

عمرو نے فوراً زنبیل سے پٹاری نکال کر کھول دی۔ سانپ زمین پر گر کر رینگنے اور پھنکارنے لگے۔ جادوگر خوفزدہ ہو گئے۔

'' اوہ سپیرے پکڑو انہیں یہ تم نے کیا کیا؟'' ایک جادوگر چلایا۔

''اب تو انہیں تمہارا باپ افراسیاب ہی آ کر پکڑے گا۔'' عمرو

غصیلے لہجے میں بولا۔'' تم نے میرا راستہ روک کر میری توہین کی ہے۔''

''بھائی معاف کردو ہمیں۔'' ایک جادوگر جلدی سے بولا۔'' ہم تمہیں روکنے پر مجبور تھے فرارہ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ عمرو ادھر آئے تو اسے گرفتار کرلیا جائے اس لئے ہم ادھر ہر آنے جانے والے کی پڑتال کر رہے ہیں۔''

''میں بھی فرارہ کی طرف جارہا ہوں ۔'' عمرو بولا۔

'' فرارہ کے محل میں ایک سو سالہ شیش ناگ رہتا ہے اسے پکڑ کر افراسیاب کے پاس لے جانا ہے۔''

''جاؤ جاؤ کوئی خطا ہوگئی ہو تو معاف کردیا اور فرارہ یا افراسیاب سے ذکر نہ کرنا ۔'' تیسرے جادوگر نے کہا۔

عمرو نے خالی پٹاری اٹھائی سانپ اتنی دیر میں رفو چکر ہو چکے تھے وہ وہاں سے آگے چل دیا جادوگروں کی بات سے ظاہر ہوتا تھا کہ فرارہ کو اس کے آنے کی پوری امید تھی اور اسی لئے اس نے راستے پر پہرے لگوادیئے تھے یہ بھی ممکن تھا کہ وہ جادو کے ذریعے اس کی آمد سے آگاہ ہوگئی ہو۔

چند میل چلنے کے بعد تین جادوگر اور نظر آئے وہ بھی فرارہ کے حکم پر وہاں پہرہ دے رہے تھے انہوں نے عمرو کو دیکھا تو گھیرے میں لے

لیا۔

''تم کون ہو اور اس طرف کیا کرنے جارہے ہو؟۔'' ایک جادوگر نے اس سے پوچھا۔

''عمرو نے کہا۔ ''لعنت ہو تم پر مجھے نہیں پہچانتے ارے گیدڑ کے بچے میں افراسیاب کے حکم پر عمرو کو تلاش کرتا پھر رہا ہوں میرا نام کھوجی جادوگر ہے اور میرا کام کسی کا کھوج لگانا ہے عمرو جب بھی ادھر آیا میں اسے گرفتار کر کے افراسیاب کے پاس پہنچا دوں گا۔''

عمرو کے جواب پر جادوگر مطمئن ہو گئے اور عمرو ان کی بے وقوفی پر دل ہی دل میں ہنستا ہوا آگے چل پڑا۔

اس وقت عمرو ایک عالیشان باغ کے پاس پہنچ چکا تھا یہ باغ کئی میلوں پر پھیلا ہوا تھا اور محل میں جانے کے لئے اس میں سے گزرنا پڑتا تھا عمرو نے جونہی باغ میں قدم رکھا اس کے پاؤں ٹخنوں تک زمین میں دھنس گئے وہ بوکھلا گیا اس نے پاؤں زمین سے نکالنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا شاید کسی نے باغ کے گرد جادو کیا ہوا تھا کہ جو بھی اندر داخل ہو وہ زمین میں دھنس جائے اتنے میں سامنے سے ایک جادوگر آتا دکھائی دیا۔ عمرو نے اسے دیکھتے ہی بین بجانی شروع کر دی۔ جادوگر کے قریب پہنچنے تک اردگرد سے پانچ چھ سانپ ادھر ادھر سے نکل آئے اور عمرو کے

سامنے بین کی لے پر جھومنے لگے۔ جادوگر یہ منظر دیکھ کر بہت حیران ہوا کیونکہ طلسم میں بین کا استعمال نہیں تھا اور کسی نے سانپوں کو جھومتے نہیں دیکھا تھا طلسم والوں کو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ بین کیا چیز ہوتی ہے۔

''کون ہو تم اور باغ میں داخل ہونے کی جرأت کیسے کی؟۔'' جادوگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''میں چوچک جادوگر ہوں اور سانپ کو پکڑتا ہوں افراسیاب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس علاقے میں موجود تمام موذی ناگوں کو پکڑوں اور انہیں ہلاک کردوں چنانچہ میں پیچھے بھی دس بارہ سانپ ہلاک کر کے آرہا ہوں اب میں فرارہ کے محل سے ناگ پکڑوں گا۔'' عمرو نے اسے بتایا اور سانپ پٹاری میں بھرنے لگا۔

عمرو کے جواب پر وہ مطمئن ہوگیا اس نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا فوراً ہی عمرو کے پاؤں زمین سے نکل آئے۔ عمرو آگے بڑھنے لگا کافی دیر چلنے کے بعد وہ باغ سے نکل آیا دوسری جانب چند قدم کے فاصلے پر ایک عالیشان محل تھا محل کے دروازے پر دو جادوگر پہرہ دے رہے تھے۔ عمرو ان کے قریب پہنچ اور رعب دار لہجے میں بولا۔

''جاؤ فرارہ سے کہو کہ افراسیاب کی طرف سے چوچک جادوگر آیا ہے اور فوری ملاقات چاہتا ہے۔''

عمرو اور چو چک جادوگر

ایک محافظ محل کے اندر چلا گیا چند لمحوں بعد وہ واپس آیا اور بولا ''آؤ میرے ساتھ وہ انتظار کر رہی ہے۔''

عمرو اس کے ساتھ محل میں داخل ہوا محافظ اس محل کے ایک شاندار کمرے میں عمرو کو لے آیا اندر ایک پلنگ پر حسین وجمیل لڑکی فرارہ بیٹھی تھی عمرو نے اسے فوراً پہچان لیا مگر فرارہ اسے نہ پہچان سکی کیونکہ وہ شکل تبدیل کئے ہوئے تھا۔ محافظ اسے چھوڑ کر چلا گیا اور فرارہ غور سے عمرو کو دیکھنے لگی۔

''تو تم چو چک جادوگر ہو اور تمہیں شہنشاہ افراسیاب نے بھیجا ہے۔'' فرارہ نے چند لمحے اسے دیکھتے رہنے کے بعد کہا۔

''مگر تمہاری آمد کا مقصد کیا ہے؟۔''

''میں یہاں شیش ناگ پکڑنے آیا ہوں۔'' عمرو نے جواب دیا۔

''شیش ناگ۔'' فرارہ خوفزدہ ہو کر بولی ''یہاں شیش ناگ کہاں سے آ گیا؟۔''

''یہ تم افراسیاب سے جا کر پوچھو۔'' عمرو نے لاپرواہی سے کہا ''میں تو اس کے حکم کی تعمیل کرنے آیا ہوں شہنشاہ نے تمہیں محل دینے کے بعد کتاب سامری میں اس محل کا حال پڑھا تو اسے معلوم ہوا کہ اس محل میں سو سال سے ایک شیش ناگ رہ رہا ہے جسے جادو کی بجائے

صرف بین کے ذریعے پکڑا جا سکتا ہے چنانچہ اس نے مجھے یہ طلسمی بین دے کر ناگ پکڑنے کے لئے یہاں بھیجا ہے۔"

"تم جانتے ہو کہ شیش ناگ محل میں کس جگہ رہتا ہے؟۔"

"نہیں ۔" عمرو بولا۔

"میں تمام کمروں اور دالانوں میں بین بجاؤں گا شیش ناگ جہاں بھی ہوگا بین کی لے پر مست ہو کر باہر نکل آئے گا۔"

"اچھا تو پھر اسے فوراً پکڑنے کی کوشش کرو ورنہ خوف سے مجھے نیند نہیں آئے گی۔"

"بے فکر رہو پہلے میں کھانا کھاؤں گا کیونکہ بھوکے پیٹ ساری رات بین نہیں بجا سکوں گا۔"

فرارہ نے فوراً ایک خادم کو آواز دے کر اسے کھانا لانے کی ہدایت کی۔ کھانا کھاتے ہوئے عمرو اپنے ذہن میں منصوبہ بناتا رہا۔ فرارہ بے چینی اور خوف سے کمرے میں ٹہل رہی تھی عمرو نے اطمینان سے کھانا کھایا پھر فرارہ سے کہنے لگا۔

"کسی کمرے کا دروازہ مقفل تو نہیں ہے نا اگر مقفل ہے تو کھلوا دو کیونکہ مجھے سارے کمروں میں بین بجانی ہے۔"

فرارہ نے پلنگ پر رکھے تکیے کے نیچے سے چابیوں کا گچھا نکال کر

عمرو کے حوالے کیا اور کہا۔ ''چند کمرے مقفل ہیں تم خود ہی کھول لینا اور بعد میں بند بھی کر دینا مجھے تو اب باہر نکلتے ڈر لگتا ہے۔''

''یہی بات افراسیاب نے کہی تھی اور اس لئے مجھے ایک طلسمی گولی دی تھی کہ اگر تمہیں ڈر لگے تو یہ گولی تمہیں کھانے کے لئے دے دوں۔ اسے کھانے کے دو فائدے ہیں ایک تو تمہارا ڈر جاتا رہے گا دوسرا اگر شیش ناگ سے تمہارا سامنا ہوگیا اور اس نے تمہیں کاٹ لیا تو اس کا زہر اثر نہیں کرے گا اور تم ہمیشہ کے لئے ناگوں کے زہر سے محفوظ رہو گی ۔'' عمرو نے کہا۔

عمرو کی بات سن کر فرارہ خوش ہوگئی اس نے کہا۔ ''میں افراسیاب کا احسان کبھی نہیں بھولوں گی وہ بہت مہربان شہنشاہ ہے۔''

عمرو نے دل میں کہا۔ ''جو مہربانی میں تمہارے ساتھ کروں گا اسے تم مرنے کے بعد بھی نہیں بھلا سکو گی احمق عیارہ ۔''

''ٹھیک ہے وہ گولی مجھے دے دو تاکہ میں کھا کر چین کی نیند سو جاؤں ۔'' فرارہ نے کہا۔

عمرو نے جیب سے بے ہوش کر دینے والی دوا کی گولی نکالی اور اسے دیتے ہوئے کہا۔

''یہ ذرا کڑوی ہے چبائے بغیر نگل لینا ورنہ سارا منہ کڑوا ہو جائے

گا۔"

فرارہ نے اس کی ہدایت پر عمل کیا اور گولی نگل لی چند لمحوں بعد ہی وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ عمرو نے جلدی سے دروازہ بند کیا اور زنبیل سے استرا نکال لیا پہلے اس نے استرے سے فرارہ کا سر گنجا کیا بھنویں صاف کیں اور پھر زنبیل سے رنگ و روغن عیاری نکالی اور اپنی شکل تبدیل کرنی شروع کر دی۔ چند منٹ میں ہی وہ فرارہ کا ہمشکل بن چکا تھا اس نے فرارہ کو گھسیٹ کر پلنگ کے نیچے ڈالا اور ایک صندوق سے اس کے نئے سلے ہوئے کپڑے نکال کر پہن لئے پھر وہ کمرے سے نکل آیا اور دروازے باہر سے بند کر دیا چابیوں کا گچھا اس کے ہاتھ میں تھا اس نے سب سے پہلے مقفل کمروں کے قفل کھول کر ان کی تلاشی لی اور ان میں موجود لاکھوں کی مالیت کے زیور' ہیرے اور جواہرات اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈال لئے اس کے بعد وہ دوسرے کمروں کی تلاشی لینے لگا اور جو قیمتی چیز نظر آئی اٹھا کر زنبیل میں بھر لی۔ فرارہ کو پوری طرح کنگال کرنے کے بعد وہ محل سے باہر نکل آیا باہر آنے سے پہلے اس نے ایک خط لکھ کر فرارہ کے پلنگ پر ڈال دیا تھا۔

"طلسمی تخت منگاؤ...... میں سیر کرنا چاہتی ہوں۔" اس نے باہر کھڑے محافظ جادوگروں سے کہا۔

عمرو اور چو چک جادوگر

ایک محافظ نے منتر پڑھ کر فضا میں پھونکا فوراً ہی فضا میں ایک تخت نمودار ہوا اور زمین پر آ رُکا۔ عمرو اڑنے والے طلسمی تخت پر بیٹھا اور اسے جنوب کی سمت اڑنے کا حکم دیا۔ تخت فضا میں بلند ہو کر جنوب کی طرف اُڑنے لگا۔ طلسم کی حدود سے باہر آ کر عمرو نے تخت کو اس جگہ اُترنے کا حکم دیا جہاں اس کا گھوڑا موجود تھا۔ تخت زمین پر رُکا تو عمرو نے اس پر سے اُترنے کے بعد اسے واپس جانے کا حکم دیا اور خود گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے ملک کی طرف روانہ ہو گیا۔

صبح فرارہ کو ہوش آیا تو اسے رات کا واقعہ یاد آیا وہ پلنگ کے نیچے سے نکلی اور اس پر بیٹھنے لگی تو اس کی نگاہ پلنگ پر رکھے کاغذ پر پڑی اس نے کاغذ اٹھا کر پڑھنا شروع کیا وہ خط عمرو کی طرف سے تھا۔

''فرارہ کی بچی میں نے تم سے اپنا انتقام لے لیا ہے ذرا آئینے میں اپنی حالت دیکھو۔ میں تمہارے محل سے تمام سونا' چاندی' جواہرات اور قیمتی اشیاء لوٹ کر لے جارہا ہوں کیونکہ تم نے پچھلی بار مجھے نقلی سونے کے زیورات تھونپے تھے۔ شیش ناگ تو میں خود تھا جو تمہیں ڈس کر جارہا ہوں اور میرا زہر تمہیں ساری عمر نیلا پیلا کرتا رہے گا۔ اپنے احمق شہنشاہ افراسیاب سے کہہ دینا کہ عمرو کا کوئی ثانی نہیں۔ عمرو ہر دور میں دنیا کا عیار ترین شخص کہلائے گا تم عیاری میں مجھ سے شکست کھا چکی ہو

عمرو اور چو چک جادوگر

افراسیاب سے کہو کہ میرے مقابلے کے لئے اب کوئی اور عیار تیار کرے۔ تمہاری حقیقت تو میرے نزدیک چیونٹی سے بھی کم ہے اگر تم دوبارہ میرے مقابلے پر آؤ گی تو یاد رکھنا میں تمہیں طلسم ہوشربا کے جادوگروں کے سامنے ناچنے پر مجبور کردوں گا اور افراسیاب کو بھی وہ مزہ چکھاؤں گا کہ آئندہ میرے مقابلے پر کسی کو نہیں بھیجے گا۔ اگر تم میں ذرا بھی شرم ہے تو ڈوب مرو یا جادوگری سے توبہ تائب ہو کر میرے پاس آ جاؤ میں تم سے شادی کرلوں گا۔ فقط عمرو عیار۔''

خط پڑھ کر تو اسے جو غصہ آیا تھا آیا آئینے میں اپنی شکل دیکھ کر وہ غصے سے پاگل ہوگئی۔ غصے کے عالم میں وہ فوراً طلسمی تخت پر سوار ہو کر افراسیاب کے دربار میں پہنچی۔ وہاں موجود لوگ اس کا گنجا سر اور منڈی ہوئی بھنویں دیکھ کر ہنسنے لگے۔ افراسیاب بھی ہنسے بغیر نہ رہ سکا اس نے فرارہ سے کہا۔

''فرارہ یہ تم نے کیا حلیہ بنا رکھا ہے کس نے تمہیں پاگل بنایا ہے۔''

''عالیجاہ۔'' فرارہ روتے ہوئے بولی۔ ''اس ذلیل خبیث بوڑھے نے مجھے رسوا کرایا مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔''

''اوہ کہیں تم عمرو عیار کی بات تو نہیں کر رہی؟'' افراسیاب نے

چونک کر پوچھا۔

''جی ہاں اسی مکار بڈھے نے میرا یہ حشر کیا ہے کہ میں کسی کو منہ دکھانے تک کی نہیں رہی۔'' فرارہ بولی اور سسکیاں لینے لگی۔

افراسیاب غصیلے لہجے میں بولا۔''تم نے اس کی آمد کی خبر کیوں نہ دی اب وہ کہاں ہے۔''

''جناب عالی وہ سپیرا بن کر آیا تھا۔''فرارہ نے کہا اور عمرو کی آمد کی تفصیل بیان کردی۔

پھر اس نے عمرو کا خط افراسیاب کو پیش کیا خط پڑھنے کے بعد افراسیاب غضبناک لہجے میں بولا۔

''بے شک وہ خبیث دنیا کا سب سے بڑا عیار ہے اور رہے گا مگر میں اسے کبھی معاف نہ کروں گا میں ابھی معلوم کرتا ہوں کہ وہ کہاں ہے۔'' افراسیاب نے کہنے کے ساتھ ہی تخت پر ہاتھ مارا اور فوراً ہی وہاں سے ایک طلسمی پتلا برآمد ہوا۔

''فوراً جاؤ اور معلوم کرکے آؤ کہ عمرو کہاں ہے اور اس وقت کیا کررہا ہے۔'' افراسیاب نے حکم دیا اور کاغذی طلسمی پتلا غائب ہوگیا۔

پتلے کے جانے کے بعد افراسیاب نے فرارہ سے کہا۔''تم جاؤ اپنے محل میں تمہارا نقصان پورا کردیا جائے گا اور جونہی عمرو ہمارے ہاتھ

آیا۔“ لیکن فرارہ نے افراسیاب کی بات کاٹ دی اور بولی ”نہیں عالیجاہ اس حالت میں زندہ رہ کر میں خود کو تماشا نہیں بنوانا چاہتی اس سے بہتر ہے کہ میں خودکشی کرلوں۔“

کہنے کے ساتھ ہی فرارہ نے ایک منتر پڑھ کر خود پر پھونکا اور دوسرے ہی لمحے یکدم وہ شعلوں میں گھر گئی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ بھسم ہو چکی تھی افراسیاب اور دوسرے درباری حیرت سے اسے دیکھتے رہ گئے۔ افراسیاب کو فرارہ کے مرنے کا بے حد افسوس ہوا اور عمرو پر بے تحاشہ غصہ آیا۔

اتنے میں زمین سے کاغذی پتلا برآمد ہوا اور کہنے لگا ”عالیجاہ عمرو اس وقت اپنے گھر میں بیٹھا ہے اور عیاری سے توبہ کر رہا ہے کہہ رہا ہے کہ آئندہ کبھی مکاریاں نہیں کرے گا اور یہ کہ طلسم ہوشربا بھی نہیں آئے گا۔“ کہہ کر پتلا غائب ہوگیا۔

”چلو یہ بھی اچھا ہوا جان چھوٹی عمرو سے اور اس کی عیاریوں سے۔“ افراسیاب نے کہا اور اس وقت تمام درباری خوش ہو رہے تھے۔

”رقص و سرور کا انتظام کیا جائے عمرو سے جان چھوٹنے کی خوشی میں۔“ افراسیاب نے حکم دیا اور فوراً ہی وہاں رقص و سرور کی محفل گرم ہوگئی۔

عمرو اور چوچک جادوگر

عمرو واقعی عیاری سے توبہ کر چکا تھا اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اب اسے طلسم ہوشربا کے جادوگروں کا پیچھا چھوڑ دینا چاہیے وہ کافی بوڑھا ہو چکا ہے اسے زیب نہیں دیتا کہ وہ بڑھاپے میں عیاریاں اور مکاریاں کرے اسے چاہیے کہ زندگی کے آخری ایام عبادت الٰہی میں گزار دے نجانے کس وقت موت کا فرشتہ روح قبض کرنے آ پہنچے اگر وہ مر گیا تو خدا کے حضور کس منہ سے پیش ہوگا۔ خدا تعالیٰ تو ضرور پوچھے گا کہ میں نے تمہیں اتنی لمبی زندگی عیاریاں کرنے کے لئے نہیں عبادت کرنے اور نیک کام کرنے کے لئے دی تھی مگر تو نے کون سا نیک کام کیا اب تیرا ٹھکانا دوزخ ہے کہ تو نے دولت کمانے کے لئے تو عیاریاں کیں مگر دوزخ کی آگ سے بچنے اور جنت حاصل کرنے کے لئے ایک نیکی بھی نہیں کی۔

چنانچہ اب عمرو [illegible] اور خلوص نیت سے عبادت الٰہی میں مصروف ہوگیا اس کے [illegible] والوں کو معلوم ہوا کہ وہ آج کل خدا کو راضی کرنے میں مصروف ہے اور عیاری سے توبہ کرلی ہے تو وہ بہت حیران ہوئے کہ عمرو کی کایا کس طرح پلٹ گئی۔ عمرو کو عبادت کرتے دو دن ہی گزرے تھے کہ ایک دن عبادت کے دوران اس کی آنکھ لگ گئی خواب میں اسے ایک غیبی آواز سنائی دی۔

عمرو اور چوچک جادوگر

''عمرو قدرت تم پر بہت راضی ہے انسانوں کی مدد کرنا سب سے بڑی عبادت ہے اور جب تجھے کسی مظلوم کی فریاد سنائی دے اور وہ خدا کے نام پر تجھ سے مدد کی درخواست کرے تو تجھ پر واجب ہے کہ تمام عبادتیں چھوڑ کر اس کی مدد کرے۔ مظلوم کی مدد کرنا افضل ترین عبادت ہے۔ تیرے پاس طلسمی چھتری اور سلیمانی زنبیل خدا تعالیٰ کی ایک نعمت ہے قدرت تجھے اپنی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت اور بخش رہی ہے۔ مصلا اٹھا اور زمین کھود اس میں سے فولادی ڈنڈا نکلے گا وہ طلسمی ڈنڈا ہے اور تمہارے حکم پر دشمن پر برسے گا۔ اللہ کی اس نعمت پر شکر گزار ہو کہ اس نے تمہیں مظلوموں کی مدد اور ظالموں کی سرکوبی کے لئے پیدا کیا ہے۔ بے شک اللہ رحیم و کریم اور بخشنے والی ذات ہے۔''

عمرو کی آنکھ کھل گئی اس نے غیبی آواز کی ہدایت کے مطابق مصلے کے نیچے زمین کھودی تو گز بھر کا فولادی ڈنڈا برآمد ہوا عمرو طلسمی ڈنڈا پا کر خوش ہوا اس نے ڈنڈا زنبیل میں رکھ لیا اور دوبارہ عبادت میں مصروف ہو گیا۔

سہ پہر کے وقت جب وہ نماز پڑھ رہا تھا تو اس کی بیوی نے آ کر کہا۔ ''عمرو باہر ایک فریادی موجود ہے اور تم سے فریاد کرنے آیا ہے۔''

عمرو نے نماز ختم کر کے مکان سے باہر آ کر دیکھا تو باہر ایک آدمی

کھڑا تھا جو شکل و صورت سے کافی معزز دکھائی دیتا تھا مگر اس وقت وہ پریشان دکھائی دے رہا تھا عمرو نے اس سے مصافحہ کیا اس اجنبی نے عمرو سے کہا۔

''خواجہ عمرو......میں یمن سے آیا ہوں مجھے یمن کے بادشاہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے تین روز ہوئے طلسم ہوشربا کا ایک جادوگر ہمارے بادشاہ کی بیٹی شہزادی ماہ رخ کو اغواء کر کے لے گیا ہے ہمارے ملک کے سپاہی جادوگروں سے مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے ہمارے بادشاہ نے میرے ذریعے تم سے درخواست کی ہے کہ تم اس جادوگر سے شہزادی ماہ رخ کو آزاد کرا کے لے آؤ۔''

''اوہ......تو یہ بات ہے میں ضرور شہزادی ماہ رخ کو جادوگر کے چنگل سے آزاد کرا کر لاؤں گا آپ اس جادوگر کا نام بتا دیں؟۔''

''اس جادوگر کا نام ہے غلغلہ جادوگر اور سنا ہے کہ وہ افراسیاب کا بھانجا ہے۔''

''ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر ہو کر واپس جائیں اور بادشاہ کو میرا سلام دے دیں اور کہیے گا کہ میں ضرور ان کی بیٹی کو غلغلہ جادوگر کے چنگل سے آزاد کرا کے لاؤں گا اور غلغلہ جادوگر کو ایسی سزا دوں گ کہ آئندہ اسے ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہیں ہو گی۔''

عمرو اور چو چک جادوگر

''ٹھیک ہے میں کہہ دوں گا۔'' یمنی قاصد نے کہا اور مصافحہ کر کے چلا گیا اور عمرو طلسم ہوشربا جانے اور غلغلہ جادوگر سے نمٹنے کی تیاریاں کرنے لگا۔

عمرو طلسم ہوشربا کی سرحد میں داخل ہوا تو وہ اس وقت ایک خوبصورت لڑکی بنا ہوا تھا۔ حسب ِتوقع دو سرحدی محافظوں نے اسے روک لیا۔

''اے خوبصورت لڑکی تو کون ہے اور کہاں جارہی ہے۔'' ایک محافظ نے نرم لہجے میں پوچھا۔

''میں غلغلہ جادوگر کی سالی آدھے گھر والی بالی جادوگرنی ہوں۔'' عمرو نے زنانہ آواز میں کہا۔

غلغلہ جادوگر کا نام سن کر وہ دونوں خوفزدہ انداز میں پیچھے ہٹ گئے اور عمرو مسکراتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ دفعتاً دائیں جانب سے سرحدی محافظوں کا سردار جادوگر آ گیا اس نے دور جاتے عمرو کو دیکھ کر محافظوں سے پوچھا وہ کون لڑکی ہے اور کہاں جارہی ہے؟

''سردار وہ غلغلہ جادوگر کی سالی بالی جادوگرنی ہے۔'' ایک محافظ نے جواب دیا۔

''اوہ تمہارے دماغ تو خراب نہیں ہوگئے۔'' سردار جادوگر غرایا۔

عمرو اور چو چک جادوگر

''غلغلہ جادوگر کی تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی وہ یقیناً کوئی مکار لڑکی ہے جاؤ اسے پکڑ لاؤ۔''

محافظ عمرو کے پیچھے دوڑ پڑے۔ عمرو نے دوڑنے کی آوازیں سنیں تو مڑ کر پیچھے دیکھا دونوں محافظوں کو اپنی جانب دوڑتے دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ انہیں اس پر شک ہوگیا ہے اس نے فوراً زنبیل سے طلسمی ڈنڈا نکال لیا دونوں محافظ قریب آ گئے۔

''مکار لڑکی تم نے ہم سے جھوٹ بولا۔'' ایک محافظ نے غرا کر کہا۔

''سردار نے کہا ہے کہ غلغلہ جادوگر کی کوئی سالی نہیں چلو واپس۔''

عمرو نے زنانہ آواز میں کہا۔ ''میں سچی ہوں خبیثو۔ یہ دیکھو ثبوت۔''

اس نے آہستہ آواز میں ڈنڈے سے کہا۔ ''انہیں مار مار کر بے ہوش کردو۔''

فوراً ہی ڈنڈا اس کے ہاتھ سے نکلا اور دونوں محافظوں پر تڑتڑا برسنے لگا۔ محافظوں نے بھاگنے کی کوشش کی مگر ڈنڈے نے انہیں موقع نہ دیا اور ان کے سروں پر پڑتا رہا حتیٰ کہ وہ چیختے چیختے بے ہوش ہوگئے ڈنڈا اپنے کام سے فارغ ہو کر دوبارہ عمرو کے ہاتھ میں آ گیا اور عمرو آگے چل دیا۔ سردار جادوگر نے محافظوں کی چیخیں سنیں تو فوراً چیخوں کی

عمرو اور چوچک جادوگر

دوڑا ایک ٹیلے کی اوٹ سے نکلتے ہی اسے دونوں محافظوں کے لہولہان جسم زمین پر پڑے نظر آئے اور عمرو وہاں سے کچھ فاصلے پر جاتا دکھائی دیا۔

''اے لڑکی ٹھہر جا۔'' سردار جادوگر چیخا۔

مگر عمرو نے پرواہ نہ کی اور چلتا رہا تب سردار جادوگر نے اسے روکنے کے لئے ایک منتر پڑھ کر اس کی طرف پھونک ماری اور عمرو کے قدم زمین میں دھنس گئے۔ اس نے دل ہی دل میں اس جادوگر کو برا بھلا کہا اور مڑ کر دیکھنے لگا سردار جادوگر قریب آ گیا۔

''کون ہو تم اور دونوں محافظوں کو کس طرح ہلاک کیا۔'' اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں بالی جادوگرنی ہوں۔'' عمرو نے زنانہ آواز میں کہا۔ ''اور غلغلہ جادوگر میرا سالا ہے نہیں میں اس کی سالی ہوں۔''

''بکواس بند کرو عیار لڑکی میں جانتا ہوں غلغلہ جادوگر کی کوئی سالی نہیں۔'' وہ دھاڑا۔ ''سیدھی طرح بتا تو کون ہے۔''

عمرو نے مسکرا کر کہا۔ ''اگر میں نے بتا دیا تو تم رونے لگو گے......خیر سنو۔''

اتنا کہہ کر عمرو نے سرگوشیانہ انداز میں ڈنڈے سے کہا اور طلسمی

ڈنڈا اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر اتنے زور سے سردار جادوگر کے سر پر لگا کہ وہ چیخ کر گر پڑا۔ ڈنڈا دوبارہ اس کے سر پر لگا اور سنبھلنے سے پہلے ہی بے ہوش ہوگیا۔ ڈنڈا واپس عمرو کے ہاتھ میں پہنچا اور عمرو وہاں سے چل دیا کچھ دور جانے کے بعد ایک اور محافظ نے اس کا راستہ روک لیا۔

''میں تجھ سے یہ نہیں پوچھوں گا کہ اے خوبصورت لڑکی تو کون ہے۔'' اس محافظ نے رال ٹپکاتے ہوئے کہا ''ہاں یہ بتادے کہ تو مجھ سے شادی کرنے پر رضامند ہے یا میں تجھے گرفتار کراؤں کیونکہ تو طلسم ہوشربا کی رہنے والی معلوم نہیں ہوتی۔''

''مگر پہلے یہ تو بتا کہ تو خود کون ہے۔'' عمرو نے زنانہ آواز میں پوچھا۔

''میں محافظ ہوں اور میرا نام عقرب جادوگر ہے۔'' اس نے ہنس کر کہا۔ ''میرے پاس اتنی دولت ہے کہ تجھ سے شادی کے بعد تجھے عیش کراسکوں۔''

دولت کا سن کر عمرو کے منہ میں پانی بھر آیا اس نے عقرب جادوگر سے کہا۔ ''پہلے اپنی دولت دکھا اس کے بعد میں شادی کروں گی۔''

''آ میرے ساتھ...... قریب ہی میرا مکان ہے۔'' عقرب جادوگر بولا۔ ''مکان اگرچہ بہت بڑا نہیں مگر شادی کے بعد اپنی سابقہ پندرہ

بیویوں کی طرح تجھے بھی نیا مکان بنوا دوں گا جو باقی بیویوں کے مکانوں سے زیادہ عالیشان ہوگا۔"

عمرو اس کے ساتھ چل پڑا اس نے سوچا اس کی دولت پر بھی ہاتھ صاف کرلیا جائے۔ عقرب جادوگر وہاں سے ایک فرلانگ دور ایک مکان میں داخل ہوا۔ مکان کافی خوبصورت تھا اندر داخل ہو کر اس نے عمرو سے کہا۔

"آ پہلے میں تجھے اپنی دولت دکھا دوں پھر بیٹھ کر باتیں کریں گے اور شادی کا وقت مقرر کریں گے۔"

وہ عمرو کے ساتھ ایک کمرے میں داخل ہوا وہاں ایک صندق پڑا تھا اس نے صندوق کھولا تو عمرو کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں صندوق چاندی کے سکوں سے بھرا ہوا تھا عمرو نے خوش ہو کر عقرب جادوگر سے کہا۔

"میں تجھ سے شادی کرنے پر بالکل تیار ہوں اور اس خوشی میں تجھے اپنے ملک کی بنی ہوئی بہترین برفی پیش کرتی ہوں۔"

اتنا کہہ کر اس نے زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور نشہ آور برفی کا ٹکڑا نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اس کا جواب سن کر عقرب جادوگر بھی خوش ہوگیا اس نے خوشی خوشی برفی دکھائی اور بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ عمرو نے خنجر نکال کر اس کا سر قلم کیا اور پھر صندوق سے چاندی کے تمام سکے

نکال کر اپنی زنبیل میں بھر لئے مکان سے نکل کر وہ دوبارہ آگے بڑھنے لگا اب اسے یہ فکر تھی کہ کسی طرح غلغلہ جادوگر کی رہائش گاہ کا پتہ چلایا جائے۔

ادھر سردار جادوگر کو ہوش آیا تو عمرو کو غائب پا کر اس نے ایک منتر پڑھا اور زمین پر پاؤں مارا فوراً ہی زمین سے طلسمی پتلا نمودار ہوا۔

''کیا حکم ہے میرے آقا۔'' کاغذ سے بنے ہوئے طلسمی پتلے نے پوچھا۔

'''وہ جادوگرنی کون تھی جس نے جادوئی ڈنڈے سے مجھے بے ہوش کیا اور اب وہ کہاں ہے؟۔'' سردار جادوگر نے پوچھا۔

طلسمی پتلا بولا۔''وہ جادوگرنی اصل میں عمرو عیار تھا اور اس وقت وہ عقرب جادوگر کے مکان سے نکل رہا ہے۔''

طلسمی پتلا جواب دینے کے بعد غائب ہوگیا اور سردار جادوگر کو اپنی نوکری کی فکر پڑگئی کہ اگر افراسیاب کو معلوم ہوا کہ عمرو اسے جل دے کر طلسم میں داخل ہو چکا ہے تو وہ اسے نوکری سے بھی نکال دے گا اور سزا بھی دے گا چنانچہ اس نے فوراً ایک منتر پڑھا دوسرے ہی لمحے ایک ہوائی گھوڑا نمودار ہوگیا اور وہ گھوڑے پر سوار ہو کر عقرب جادوگر کے مکان کی طرف چل دیا۔ وہ گھوڑے سے اتر کر مکان میں داخل ہوا تو

عمرو اور چوچک جادوگر

ایک کمرے میں اسے عقرب جادوگر کی لاش دکھائی دی وہ باہر آیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر عمرو کو تلاش کرنے لگا جلد ہی اسے دور جاتی ہوئی وہ لڑکی دکھائی دی جو اصل میں عمرو ہی تھا۔ عمرو نے بھی اسے دیکھ لیا اس نے فوراً درختوں کے ایک جھنڈ میں پناہ لی اور طلسمی ڈنڈے کو حکم دیا

''اس جادوگر کو ختم کر دو۔''

طلسمی ڈنڈا اس کے ہاتھ سے نکلا اور ہوا میں اڑتا ہوا نہایت تیزی سے سردار جادوگر کے سر پر جا لگا۔ پہلی ہی ضرب پر جادوگر کے اوسان ختم ہو گئے اور وہ گھوڑے سے زمین پر آ گرا۔ ڈنڈا دوبارہ اس کے سر پر آ پہنچا اور اس کی مرمت کرنے لگا۔ فولادی ڈنڈے کی شدید ضربوں نے اسے کوئی منتر پڑھنے کا موقع نہ دیا اور وہ تڑپتا ہوا ہلاک ہو گیا۔ ڈنڈا فوراً واپس عمرو کے پاس پہنچ گیا۔ چونکہ سردار جادوگر حکومت کا ایک ذمہ دار افسر تھا۔ چنانچہ وہاں کے قانون کے مطابق اس کی روح ایک کبوتر کی شکل میں افراسیاب کے پاس پہنچی جو دربار میں بیٹھا تھا اور وہاں رقص و سرور کی محفل جمی ہوئی تھی۔

''مارا مجھ کو عمرو عیار نے کہ میرا نام سردار جادوگر تھا۔'' کبوتر نے کہا اور غائب ہو گیا۔

عمرو کا نام سن کر افراسیاب اچھل پڑا درباری بھی حیران تھے کہ عمرو

دوبارہ پھر طلسم میں آ گیا ہے اور کیوں آیا جبکہ اس نے عیاری سے توبہ کرلی تھی۔ افراسیاب نے فوراً رقص بند کرنے کا حکم دیا اور کتاب سامری کھول کر اس میں عمرو کے آنے کی وجہ معلوم کرنے لگا۔ کتاب میں لکھا تھا۔

''عمرو نے شاہ یمن کی درخواست پر اس کی بیٹی کو غلغلہ جادوگر کی قید سے آزاد کرانے اور غلغلہ جادوگر کو سزا دینے آیا ہے۔''

یہ پڑھ کر افراسیاب کو عمرو کی جسارت پر بے حد غصہ آیا اس نے فوراً منتر پڑھ کر طلسمی پتلے کو طلب کیا اور اس سے کہا۔ ''جاکر ہمارے بھانجے غلغلہ جادوگر کو اطلاع دو کہ عمرو عیار اس کی سرکوبی کرنے کے لئے آرہا ہے وہ ہوشیار رہے۔''

طلسمی پتلا غائب ہوگیا اس کے جانے کے بعد افراسیاب نے درباریوں سے کہا۔

''تم میں کوئی ایسا بہادر ہے جو عمرو کو گرفتار کر سکتا ہو؟ یا اسے ہلاک کر سکتا ہو؟''

فوراً ہی ایک درباری برق جادوگر نے اٹھ کر کہا۔ ''حضور یہ فرض مجھے سونپ دیں میں عمرو کو نکیل ڈال کر لاؤں گا۔''

''ٹھیک ہے تم جاؤ اور اسے گرفتار کرکے لے آؤ اگر وہ بھاگنے کی

کوشش کرے تو بے شک ہلاک کر دینا۔'' افراسیاب نے حکم دیا۔

برق جادوگر دربار سے نکلا اور باہر آ کر اس نے منتر پڑھا فوراً ہی زمین سے ایک شیر برآمد ہوا وہ شیر پر سوار ہوا اور اسے حکم دیا۔ ''اس طرف چلو جدھر سے طلسم کا دشمن عمروعیار آ رہا ہے یا جہاں وہ ٹھہرا ہوا ہو۔'' اس کا حکم سن کر شیر ایک سمت دوڑنے لگا۔

عمرو اور چوچک جادوگر

☆......☆......☆

سردار جادوگر کے مرنے کے بعد عمرو وہاں سے آگے چل پڑا کچھ دور جانے کے بعد اسے ایک بوڑھی جادوگرنی نظر آئی جو اپنے مکان کے باہر دھوپ میں بیٹھی اپنے لمبے سفید بال خشک کر رہی تھی عمرو اس کے قریب پہنچا تو بڑھیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''بیٹی تو کون ہے اور کدھر جا رہی ہے تو اس ملک کی نہیں لگتی۔''

عمرو نے زنانہ آواز میں کہا۔''بڑی بی میں بغداد سے آئی ہوں غلغلہ جادوگر کی شادی عنقریب میری خالہ سے ہونے والی ہے میں خالہ کی خواہش پر اسے ملنے اور اس کا محل دیکھنے آئی ہوں کیا تم بتا سکتی ہو کہ اس کا محل کدھر ہے۔''

بوڑھی جادوگرنی نے مسکرا کر کہا۔''غلغلہ جادوگر کا محل شمال کی

جانب دو میل کے فاصلے پر ہے آؤ بیٹھو تمہاری کوئی خدمت کروں۔''

عمرو نے اس کا شکریہ ادا کر کے کہا۔''میں نے جلدی واپس جانا ہے خیر واپسی پر تمہاری مہمان بنوں گی اب اجازت دو۔''

اتنا کہہ کر وہ شمال کی جانب چل پڑا۔ کچھ دور ہی گیا تھا کہ اس نے مشرق کی جانب سے ایک شیر سوار کو آتے دیکھا جو دراصل برق جادوگر تھا عمرو ہوشیار ہو گیا شیر پر سوار برق جادوگر اس کے قریب آ رکا۔

''اے لڑکی تم نے ادھر عمرو کو تو نہیں دیکھا؟۔''

''کیوں تم کون ہو اور اسے کیوں تلاش کر رہے ہوں؟۔'' عمرو نے زنانہ آواز میں پوچھا۔

برق جادوگر بولا۔''میں افراسیاب کا درباری برق جادوگر ہوں اور اس کے حکم پر عمرو کو گرفتار کرنے آیا ہوں کیونکہ عمرو نے سرحدی محافظوں کے سردار کو ہلاک کر دیا ہے اور غلغلہ جادوگر کو بھی ہلاک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔''

عمرو نے مسکرا کر کہا۔''ایک شرط پر بتا سکتی ہوں کہ عمرو کہاں ہے کیا تم میری شرط مانو گے۔''

''کیوں نہیں بتاؤ۔'' برق جادوگر نے خوش ہو کر کہا'' مگر وہ شرط تمہاری طرح خوبصورت ہونی چاہیے۔''

عمرو اور چوچک جادوگر

''شرط یہ ہے کہ تم مجھ سے شادی کرلو مجھے تم بہت اچھے آدمی معلوم ہوئے ہو۔'' عمرو نے شرط بتائی۔

برق جادوگر نے ہنس کر کہا اگرچہ پہلے بھی میری تین بیویاں ہیں مگر پھر بھی تمہاری شرط قبول کرتا ہوں عمرو کو گرفتار کرنے کے بعد تم سے شادی کرلوں گا اب بتاؤ عمرو کہاں ہے۔''

عمرو نے زنبیل سے نشہ آور برفی نکال کر اسے دیتے ہوئے کہا ''پہلے شرط قبول ہونے کی خوشی میں مٹھائی تو کھالو میرے ہیرے برق جادوگر۔''

برق جادوگر نے خوشی خوشی برفی کھائی اور اس کے اثر سے بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اس کے گرتے ہی شیر دھاڑتا ہوا عمرو کی طرف لپکا عمرو نے فوراً ایک طرف چھلانگ لگاتے ہوئے طلسمی ڈنڈے کو شیر کی مرمت کرنے کا حکم دیا اور طلسمی ڈنڈا شیر پر تڑتڑ برسنے لگا چند لمحوں میں ہی طلسمی شیر کا بھرکس نکل گیا عمرو نے ڈنڈے کے واپس آنے پر شمال کی سمت سفر شروع کیا مگر کچھ سوچ کر وہ واپس پلٹا اور برق جادوگر کے قریب بیٹھ کر اپنا حلیہ تبدیل کرنے لگا اس نے رنگ و روغن عیازی سے خود کو برق جادوگر کا ہمشکل بنایا اور اس کا لباس اتار کر خود پہن لیا پھر اس نے برق جادوگر کے ہاتھ پاؤں فولادی ڈنڈے سے توڑے اور اس

زبان میں سوئی پیوست کردی کہ وہ ہوش میں آ کر خود کو منتر کے
یعے سے تندرست نہ کر سکے۔ اسے قتل کرنے سے اس نے گریز کیا
۔ افراسیاب کو اس کی روح اپنے قتل کے بارے میں نہ بتا سکے اس
بعد وہ غلغلہ جادوگر کے محل کی طرف چل دیا اب وہ برق جادوگر بنا
تھا

جلد ہی وہ محل کے سامنے پہنچ گیا جس کے پھاٹک پر غلغلہ جادوگر
ام لکھا تھا محل کے دروازے پر دو دربان پہرہ دے رہے تھے شاید وہ
ں جادوگر کو نہیں پہچانتے تھے اس لئے جونہی عمرو وہاں پہنچا۔ انہوں نے
سوال کیا۔

''تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو......اپنی شناخت کراؤ۔''

عمرو نے ہنس کر کہا۔ ''شاید تم مجھے نہیں جانتے مگر میرا نام تو تم
ضرور سنا ہوگا میں برق جادوگر ہوں اور تمہارے آقا غلغلہ جادوگر سے
آیا ہوں۔''

ایک دربان اندر چلا گیا شاید وہ غلغلہ جادوگر کو اطلاع دینے گیا تھا
حوں بعد وہ واپس آیا۔ ''اندر چلے جاؤ آقا اپنے کمرے میں موجود
اور تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔'' دربان نے عمرو سے کہا۔

''عمرو بولا ''تم میرے ساتھ چلو میں ان کا کمرہ نہیں جانتا ایسا نہ

ہو کہ زنانے حصے میں چلا جاؤں۔"

"اندر کوئی عورت نہیں ایک شہزادی تھی اسے آقا نے عمرو خوف سے تہہ خانے میں بند کرر کھا ہے۔" دوسرے دربان نے ہنس کہا۔

عمرو کے سوال کا مقصد یہی جاننا تھا وہ مزید کچھ کہے بغیر پھا سے محل میں داخل ہوگا اور سامنے نظر آنے والے کمرے کی طرف بڑ لگا وہ کمرہ خالی تھا عمرو دوسرے کمرے کی طرف بڑھا اس کمرے : داخل ہوا تو ایک لحیم شحیم اور موٹا تازہ ادھیڑ عمر شخص کمرے میں ٹہل رہا عمرو سمجھ گیا کہ وہی غلغلہ جادوگر ہے اس نے سلام کیا غلغلہ جادوگر نے اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

"آؤ برق جادوگر کہو کیسے آنا ہوا ماموں جان تو خیریت سے ناں۔" اس نے ہنس کر پوچھا۔

عمرو نے برق جادوگر کی آواز میں کہا۔"وہاں بالکل خیریت تھی آپ کی خیریت خطرے میں ہے عمرو آپ کو قتل کرنے کی نیت سے طل میں داخل ہو چکا ہے اور کوئی پتہ نہیں کب یہاں پہنچ جائے۔"

"ہاں مجھے ماموں افراسیاب نے طلسمی پتلے کے ہاتھ پیغام بھیج اور عمرو کی اطلاع دے دی تھی مگر تم کیسے آئے ہو؟۔"غلغلہ جادوگر

ھا۔

''شہنشاہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے پاس رہوں اور
رے کی صورت میں نہ صرف آپ کی مدد کروں بلکہ عمرو کو بھی گرفتار
ں انہوں نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ میں شہزادی ماہ رُخ کی حفاظت
ں تاکہ عمرو اسے آپ سے چھین لے جانے میں کامیاب نہ
سکے۔''

غلغلہ جادوگر نے مسکرا کر کہا۔ ''اگرچہ تمہاری مدد کی کوئی ضرورت
ں اور میں اکیلا ہی عمرو کا سر کچل سکتا ہوں مگر چونکہ تمہیں ماموں
میاب نے بھیجا ہے اس لئے میں تمہیں لوٹا بھی نہیں سکتا تم ساتھ
لے خالی کمرے میں رہائش رکھ لو۔''

عمرو نے کہا۔ ''مگر جناب میں رہائش رکھنے یا سونے نہیں آیا
ی کی حفاظت کرنے آیا ہوں شہنشاہ نے مجھے بتایا تھا کہ شہزادی کو
نے تہہ خانے میں بند کر رکھا ہے اور مجھے چاہیے کہ میں تہہ خانے
رہ دوں کہیں ایسا نہ ہو کہ عیار عمرو تہہ خانے تک پہنچ جائے اور ہم
ں میں بیٹھے اس کا انتظار کرتے رہیں۔''

''یہ تم نے اچھی بات کہی۔'' غلغلہ جادوگر خوش ہو کر بولا۔ ''آؤ میں
تہہ خانہ دکھا دوں۔''

عمرو اور چوچک جادوگر

عمرو اس کے ساتھ باہر آیا غلغلہ جادوگر ایک کمرے میں داخل
اور کمرے کے فرش پر پڑا قالین الٹ دیا نیچے تہہ خانے کا دروازہ
بند تھا اور اس پر بھاری قفل نظر آ رہا تھا۔

''یہ ہے تہہ خانہ......'' غلغلہ جادوگر نے قالین دوبارہ بچھ
ہوئے کہا۔ ''تم اس کمرے میں پہرہ دو۔''

یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا عمرو بھی اس کے پیچھے لپکا اور غلغلہ ج
کے کمرے میں آ کر بولا۔

''ایک بات تو میں بھول ہی گیا۔'' اس نے زنبیل سے نش
برفی نکال کر غلغلہ جادوگر کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

''یہ برفی آپ کے ماموں نے آپ کے لئے بھیجی ہے۔''

غلغلہ جادوگر نے خاموشی سے برفی کھالی اور دوسرے ہی
بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمرو نے اس کی جیبوں کی تلاشی لی اور تہہ
کے قفل کی چابی نکال کر تہہ خانے کی طرف چل دیا اس نے دو
کمرے میں آ کر قالین الٹ دیا اور تہہ خانے کے دروازے پر
بھاری قفل کھولنے لگا۔ دروازے کھولا تو نیچے جانے کے لئے ز
آئے وہ زینے اتر کر تہہ خانے میں پہنچا تو وہاں حسین و جمیل شہز
رخ بیٹھی رو رہی تھی عمرو کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی اور خوفزدہ آ

بولی۔

''تم کون ہو؟۔''

عمرو نے مسکرا کر کہا۔''میں خواجہ عمرو عیار ہوں تمہارے باپ نے مجھ سے مدد کی درخواست کی تھی چنانچہ میں تمہیں آزاد کرانے یہاں آ گیا اب تم چلنے کی تیاری کرو۔ غلغلہ جادوگر باہر بے ہوش پڑا ہے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔''

اس کی بات سن کر شہزادی ماہ رخ بہت خوش ہوئی اور اٹھ کر اس کے ساتھ تہہ خانے سے باہر نکل آئی۔ عمرو اسے لئے غلغلہ جادوگر کے کمرے میں پہنچا اس نے رنگ و روغن عیاری سے اپنی شکل اس جیسی بنالی اور اسے برق جادوگر کا ہمشکل بناڈالا اس کی زبان میں سوئی پیوست کی اور طلسمی ڈنڈے سے مار مار کر اس کو بے ہوش کرڈالا پھر اس نے باہرآ کر ایک دربان کو بلایا۔

''سواری کا بندوبست کرو میں دارالحکومت جانا چاہتا ہوں کیونکہ برق جادوگر اصل میں عمرو تھا جسے میں نے بے ہوش کر ڈالا اب اسے ماموں افراسیاب کے پاس لے جاؤں گا۔'' اس نے غلغلہ جادوگر کی آواز میں کہا کیونکہ وہ غلغلہ جادوگر کا ہمشکل بنا ہوا تھا دربان نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پاؤں مارا فوراً ہی زمین سے ایک طلسمی تخت نکل آیا عمرو نے

عمرو اور چوچک جادوگر

شہزادی کو آواز دی وہ باہر آئی تو عمرو نے دربان سے کہا۔

''اندر سے برق جادوگر کو اٹھا لاؤ اور تخت پر لٹادو۔''

دربان نے حکم کی تعمیل کی اور بے ہوش جادوگر کو لا کر تخت پر لٹا دیا جو اصل میں غلغلہ ہی تھا عمرو نے دربان کو پھاٹک پر جانے کا حکم دیا اور خود شہزادی کے ساتھ تخت پر سوار ہوگیا اس نے تخت کو یمن کی طرف چلنے کا حکم دیا تخت فضا میں بلند ہو کر یمن کی سمت اڑنے لگا۔

ابھی وہ طلسم کی حدود سے باہر بھی نہ نکلے تھے کہ تخت کا رُخ تبدیل ہوگیا اور وہ واپس طلسم کے اندرونی علاقے کی طرف جانے لگا عمرو نے تخت کو موڑنے کی بہت کوشش کی مگر بے سود۔ وہ سمجھ گیا کہ یقیناً کسی نے جادو کے زور سے تخت واپس موڑا ہے جلد ہی تخت ایک محل نما مکان کی چھت پر پہنچ کر اترنے لگا۔ عمرو نے دیکھا وہاں ایک جادوگر کھڑا تھا اور انہیں کی جانب دیکھ رہا تھا۔ یقیناً تخت اسی نے موڑا تھا۔

''کہاں جارہے ہو غلغلہ؟'' اس جادوگر نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

''جہاں بھی جاؤں میری مرضی کیا تم نہیں جانتے کہ میں افراسیاب کا بھانجا ہوں اور اس وقت برق جادوگر کے روپ میں بے ہوش عمرو کو لے کر دربار جارہا ہوں۔'' عمرو نے رعب دارانہ انداز میں

پوچھا

''باتیں بنانے کا کوئی فائدہ نہیں مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تم عمرو ہو اور اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ لیکن پہلے شہزادی کو میرے حوالے کرو میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ شہزادی بھی مر جائے۔''

''عمرو میں نہیں ہوں عمرو تو یہ ہے۔'' عمرو نے بوکھلا کر برق جادوگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو کہ اصل میں غلغلہ جادوگر کی لاش تھی۔

'' بکواس بند کرو میں جانتا ہوں یہ غلغلہ جادوگر کی لاش ہے۔'' کہنے کے ساتھ ہی جادوگر نے قریب آ کر شہزادی کا بازہ پکڑ کر اسے تخت سے اتارلیا شہزادی رونے لگی تھی۔

عمرو نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً زنبیل سے بے ہوشی کا گولہ نکالا اور جادوگر کی طرف پھینکا گولہ پھٹا اور فوراً ہی سفید دھواں نمودار ہوا عمرو نے فوراً سانس روک لی جادوگر نہ سمجھ سکا کہ یہ کیا چیز ہے یا یہ دھواں کیسا ہے ابھی وہ سمجھنے کی کوشش ہی کر رہا تھا کہ زوردار چکر آنے پر وہ زمین پر آ رہا ساتھ ہی شہزادی بھی بے ہوش ہو کر گر گئی۔

چند لمحوں بعد دھواں چھٹا تو عمرو نے روکی ہوئی سانس باہر نکالی جلدی سے اس نے رنگ و روغن عیاری نکالا اور اپنی شکل تبدیل کرنے لگا

عمرو اور چو چک جادوگر

چند لمحوں بعد وہ ایک بڑھیا بنا ہوا تھا اس نے جلدی سے اس جادوگر کا سر قلم کیا اور بے ہوش شہزادی کو اٹھا کر زنبیل میں ڈال لیا۔

تخت اور غلغلہ کی لاش اس نے چھت پر ہی چھوڑ دی سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے پہنچا تو تمام مکان خالی پڑا تھا عمرو نے تمام کمروں کی تلاشی لینی شروع کی ایک کمرے میں اسے بے شمار صندوق نظر آئے اس نے ایک صندوق کھولا تو اس کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں وہ زرو جواہر سے بھرا ہوا تھا عمرو نے جلدی جلدی تمام صندوقوں کا مال زنبیل میں بھرا اور باہر نکل آیا باہر گلی تھی جس میں بہت سے مکانات تھے وہ گلی سے باہر آیا تو آگے ایک اور گلی تھی وہ گلیوں میں چلتا رہا مگر وہ گلیاں ختم ہونے کا نام نہ لے رہی تھیں اسے سمجھ نہ آ رہا تھا کہ وہ کون سے علاقے میں پہنچ گیا ہے آخر کار کافی دیر بعد وہ گلیوں کے جال سے باہر نکلا اور ایک طرف بڑھنے لگا اسے یاد نہ آ رہا تھا کہ طلسم کی سرحد کس طرف ہے وہ اللہ کی آس پر ایک طرف چل دیا۔

ادھر غلغلہ جادوگر کی روح کبوتر کی شکل میں افراسیاب کے دربار پہنچی اور کہا۔

''مارا مجھ کو عمرو عیار نے کہ میرا نام غلغلہ جادوگر تھا۔''اور افراسیاب حیرت سے اچھل پڑا۔''خبیث عمرو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا تم نے

عمرو اور چوچک جادوگر

میرے بھانجے کو مار ڈالا میں اپنی بہن کو کیا منہ دکھاؤں گا۔" افراسیاب نے غم و غصے سے کہا۔

درباریوں میں سے ایک جادوگر فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں جاؤں گا عمرو کو گرفتار کرنے۔"

"کوتوال جادوگر تم ......اگر تم چلے گئے تو کوتوالی کے فرائض کون سنبھالے گا۔" افراسیاب نے چونک کر کہا۔

"صرف آج کا دن ہے شہنشاہ ......شام تک وہ نامعقول عمرو آپ کے قدموں میں ہوگا۔" کوتوال جادوگر سینہ پھلاتے ہوئے بولا۔

"مگر آپ ذرا طلسمی کتاب دیکھ کر یہ تو بتادیں کہ اس وقت وہ کہاں ہے؟۔"

افراسیاب نے سامنے رکھی طلسمی کتاب پر منتر پھونکا اور کتاب خود بخود کھل گئی افراسیاب نے اس میں لکھی ہوئی تحریر پڑھی اور پریشان ہوگیا اس نے کوتوال سے کہا۔

"جلدی کرو وہ طلسم خوف کی طرف جارہا ہے لیکن ابھی زیادہ دور نہیں گیا ایسا نہ ہو کہ تمہاری دسترس سے نکل جائے۔"

"آپ بے فکر رہیں عالیجاہ میں اسے جہنم سے بھی کھینچ لاؤں گا۔"

عمرو اور چوچک جادوگر

کوتوال نے سینہ تان کر جوشیلے انداز میں کہا پھر وہ افراسیاب کو سلام کر کے دربار سے باہر آ گیا۔ باہر آتے ہی اس نے خود پر ایک منتر پھونکا اور فوراً اس کی شکل بدل گئی۔

طلسم خوف جادوگروں کا دوسرا بڑا شہر تھا عمرو جو کہ اس وقت ایک بڑھیا کے روپ میں تھا، نہیں جانتا تھا کہ کس سمت جا رہا ہے کیونکہ وہ راستہ بھول چکا تھا۔ وہ طلسم ہوشربا سے باہر نکل جانا چاہتا تھا کہ جلد از جلد یمن پہنچ کر شہزادی ماہ رُخ کو اس کے ماں باپ کے حوالے کر دے نہ جانے بیٹی کی جدائی سے ان کا کیا حال ہوگا مگر وہ سرحد پر پہنچ ہی نہیں رہا تھا ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ اچانک اسے پیچھے سے زبردست پھنکار سنائی دی اس نے پلٹ کر دیکھا تو گھبرا گیا ایک بہت بڑا اژدہا ہوا میں اڑتا ہوا اس طرف آ رہا تھا عمرو رُک کر سوچنے لگا کہ یقیناً وہ طلسمی اژدہا ہے۔

اژدہا اڑتا ہوا اس کے سامنے زمین پر آیا اور ایک دم انسان بن گیا عمرو نے اسے پہچان لیا کہ وہ شہر کا کوتوال ہے۔

''بڑھیا تم کون ہوں اور کہاں جا رہی ہو۔'' کوتوال نے عمرو کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

عمرو اور چوچک جادوگر

''میں زہریلی جادوگرنی ہوں کوتوال اور اگر تم فوراً اپنی اصل شکل اختیار نہ کرتے میں تمہیں پھونک مار کر راکھ بنانے والی تھی تمہاری قسمت اچھی تھی جو بچ گئے۔'' عمرو نے عورتوں کی طرح ہنستے ہوئے کہا۔

''تم کہاں جارہے ہو؟''

''میں عمرو کو گرفتار کرنے آیا ہوں افراسیاب نے بتایا تھا کہ وہ طلسم خوف کی طرف جارہا تھا لیکن مجھے ابھی تک نظر نہیں آیا۔'' کوتوال نے بتایا۔ ''تم نے تو اسے نہیں دیکھا خالہ؟۔''

''نہیں بیٹے ہوسکتا ہے وہ میری نگاہوں سے بچ کر گزر گیا ہو۔'' عمرو نے زنانہ آواز میں کہا۔ ''اگر وہ طلسم خوف کی طرف گیا ہے تو میرے ساتھ چلو میں اس عیار کو پکڑ کر تمہارے حوالے کردوں گی۔''

''اچھا آؤ میری پشت پر سوار ہو جاؤ۔'' کوتوال نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پھر اس نے خود پر ایک منتر پھونکا اور فوراً ہی ایک گھوڑے میں تبدیل ہوگیا عمرو اس پر سوار ہوا اور گھوڑا دوڑنے لگا ابھی نصف سفر رہتا تھا کہ راستے میں ندی آئی گھوڑے نے اسے پار کرنے کے لئے لمبی چھلانگ لگائی اور ندی کے دوسرے کنارے پر جا پہنچا لیکن اس کے

عمرو اور چو چک جادوگر

چھلانگ لگانے سے عمرو سنبھل نہ سکا اور اچھل کر ندی میں گر گیا گھوڑے نے پلٹ کر دیکھا تو عمرو ڈبکیاں لگا رہا تھا۔ پانی میں چہرہ بھیگنے سے عمرو کا بڑھیا والا رنگ اتر گیا تھا اور گھوڑا جو کہ کوتوال جادوگر تھا چند لمحوں تک اس کے باہر نکلنے کا انتظار کرتا رہا عمرو کو خطرہ ہوا کہ اب کوتوال جادوگر اسے پہچان لے گا چنانچہ اس نے ڈبکی لگائی اور ندی کی تہہ میں بیٹھ گیا۔

کوتوال جادوگر نے خیال کیا کہ بڑھیا ڈوب مری ہے اس لئے اس کا انتظار فضول ہے چنانچہ وہ اپنی منزل کی طرف دوڑنے لگا کچھ دور آنے پر ایک جادوگر بکریاں چراتا ہوا دکھائی دیا۔ چرواہا جادوگر نے ایک گھوڑے کو سوار کے بغیر آتے دیکھا تو منتر پڑھ کر گھوڑے پر پھونکا اور گھوڑا ایک دم رک گیا اس کے سم زمین میں پیوست ہو گئے تھے۔

''ہاہا ہا مفت میں ایک گھوڑا مل گیا۔'' چرواہے نے قہقہہ لگا کر خود سے کہا۔

''اسے شہر میں بیچ کر روپے کماؤں گا۔'' یہ سن کر گھوڑا گھبرا گیا اور فوراً اپنی اصلی شکل میں آ گیا پھر اس نے چرواہے سے غصیلے لہجے میں کہا۔

''او چرواہے تمہیں مجھ پر جادو کرنے کی جرأت کیسے ہوئی؟''

چرواہے نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''معاف کرنا کوتوال جادوگر مجھے پتہ نہ تھا کہ گھوڑے کی شکل میں تم ہو۔''

''بکومت۔'' کوتوال غرایا ''جلدی بتاؤ تم نے ادھر سے عمرو کو گزرتے تو نہیں دیکھا۔''

''نہیں جناب مگر آپ کیوں گھوڑے کی شکل میں دوڑتے رہے تھے۔'' چرواہے نے پوچھا۔

''میں عمرو کو گرفتار کرنے طلسم خوف کی طرف جارہا ہوں تم نے خواہ مخواہ میرا وقت ضائع کیا نہ جانے عمرو اتنی دیر میں کتنی دور نکل گیا ہوگا۔'' کوتوال نے غصے سے کہا۔

''دل چاہتا ہے تمہیں بھی گرفتار کرلوں تم نے سرکاری کام میں رخنہ ڈال کر جرم کیا ہے۔''

''معاف کرنا جناب مجھ سے غلطی ہوگئی۔'' چرواہا جادوگر نے گھبرا کر کہا۔

''لیکن آپ پریشان نہ ہوں آپ بہت تھک گئے ہونگے اس لئے یہاں آرام کریں اور میں عمرو کو پکڑ کر لاتا ہوں پیاس ہو تو ان بکریوں کا دودھ آپ مفت میں پی سکتے ہیں۔''

عمرو اور چو چک جادوگر

''اچھا اچھا زیادہ باتیں مت بناؤ۔'' کوتوال نے بیٹھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔ ''جاؤ اسے جلدی سے پکڑ کر لاؤ۔''

چرواہا جادوگر فوراً طلسم خوف کی طرف چل دیا کچھ دور آ کر اس نے سوچا کہ پہلے یہ معلوم کرلیا جائے کہ عمرو اس وقت ہے کہاں چنانچہ اس نے ایک منتر پڑھ کر قریبی درخت کی شاخ پر پھونک ماری اور شاخ سے فوراً آواز آئی کیا۔ ''کیا حکم ہے میرے آقا۔''

''عمرو کہاں ہے اس وقت کیا وہ طلسم خوف میں پہنچ چکا ہے۔'' چرواہے نے پوچھا۔

''عمرو اس وقت ندی کے کنارے بیٹھا دھوپ میں اپنا لباس خشک کر رہا ہے میرے آقا۔'' شاخ سے آواز آئی۔

''اوہ۔'' چرواہا چونکا ''مگر کوتوال تو اسے تلاش کرنے آگے جا رہا تھا کیا اس نے عمرو کو وہاں نہیں دیکھا تھا؟۔''

''دیکھا تھا بلکہ اپنے اوپر بٹھایا ہوا تھا مگر ندی عبور کرتے ہوئے عمرو ندی میں گر گیا اور کوتوال سمجھا کہ وہ ڈوب کر مر گیا مگر وہ عمرو کو پہچان نہ سکا تھا کیونکہ عمرو بڑھیا بنا ہوا تھا اور اس نے کوتوال کو اپنا نام زہریلی جادوگرنی بتا کر دھوکا دیا تھا۔'' شاخ نے بتایا۔

یہ سن کر چرواہا جادوگر ہنسا اور واپس چل دیا تا کہ کوتوال جادوگر کو عمرو کے بارے میں بتا سکے کوتوال نے اسے خالی ہاتھ واپس آتے دیکھا تو اسے چرواہے پر غصہ آیا کہ اس نے سزا سے بچنے کے لئے اسے جھانسا دیا ہے کہ عمرو کو پکڑ کر لائے گا چرواہا اس کے قریب آیا اور مسکراتا ہوا بولا۔

''جناب آپ بھی کتنے بے وقوف اور ناسمجھ ہیں خواہ مخواہ مجھے عمرو کے پیچھے دوڑا دیا۔''

''بکواس بند کرو چرواہے مجھے بے وقوف اور ناسمجھ کہنے کی تمہیں جرأت کیسے ہوئی اب تم سزا سے نہیں بچ سکتے۔'' کوتوال غرایا۔

پھر اس نے ایک منتر پڑھ کر چرواہے پر پھونکا اور چرواہا منہ کے بل زمین پر گردن تک دھنس گیا اب اس کا سر زمین میں پیوست تھا اور ٹانگیں آسمان کی طرف بلند تھیں اس حالت میں وہ کوئی منتر پڑھنے سے لاچار تھا کہ جادوگر کے اپنا چہرہ زمین سے نکال لیتا کوتوال نے اٹھ کر اس کے پیٹ میں ٹھوکر رسید کی اور بولا۔

''اب تم میری واپسی تک اسی طرح زمین میں گڑے رہو گے۔''

یہ کہہ کر کوتوال جادوگر طلسم خوف کی طرف چل پڑا کچھ دور جا کر

عمرو اور چوچک جادوگر

اسے ایک سپیرا جادوگر دکھائی دیا جو ہاتھ میں بین لئے بجاتا ہوا سانپ تلاش کر رہا تھا وہ کوتوال کو پہچانتا تھا۔

''ارے کوتوال بھائی آپ کیا گھوم رہے ہیں۔'' اس نے کوتوال سے پوچھا۔

''میں عمرو کی تلاش میں ادھر آیا ہوں سپیرے۔'' کوتوال نے بتایا ''تم نے تو اسے یہاں سے گزرتے نہیں دیکھا؟''

''دیکھا تو نہیں البتہ میری بین بتا سکتی ہے کہ عمرو اس وقت کہاں ہے۔'' سپیرا جادوگر بولا۔

''اچھا تو پھر جلدی کرو میرے پاس وقت نہیں ہے۔'' کہتا ہوا نرم لہجے میں بولا۔

سپیرا جادوگر نے بین ہونٹوں سے لگائی اور بجانے لگا پہلے طلسم میں بین بجانے اور سانپوں کو پکڑنے کا رواج نہ تھا مگر جب سے عمرو سپیرا بن کر طلسم میں فرارہ جادوگرنی کو سبق سکھانے کی نیت سے آیا تھا اور اس نے بہت سے سانپ پکڑے تھے تو افراسیاب کو احساس ہوا تھا کہ طلسم میں واقعی بہت زیادہ تعداد میں سانپ ہیں اور تبھی اس نے کچھ جادوگروں کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ سانپ پکڑیں۔ چند لمحوں بعد بین سے

انسانی آواز نکلی۔ ''عمرو ندی کے کنارے بیٹھا ہے۔''

یہ سن کر کوتوال جادوگر حیرت سے اچھل پڑا۔ ''مگر مجھے تو وہاں نظر نہیں آیا تھا وہ ندی پر کب اور کیسے پہنچا؟۔''

''جب تم راستے میں اس سے ملے تھے وہ بڑھیا بنا ہوا تھا اور اپنا نام زہریلی جادوگرنی بتا کر تمہاری پشت پر سوار ہوا تھا مگر ندی میں گر گیا اور پانی میں چھپ گیا تھا۔'' بین سے آواز آئی۔

کوتوال جادوگر دل ہی دل میں پچھتایا کہ اس سے کتنی بڑی غلطی ہوئی وہ سپیرا جادوگر کا شکریہ ادا کر کے واپس چل دیا راستے میں چرواہا جادوگر ابھی تک زمین میں گڑا ہوا تھا کوتوال نے اس پر منتر پھونکا اور اس کا چہرہ زمین سے نکل آیا چرواہے کو کوتوال پر بہت غصہ تھا اس نے فوراً ہی ایک منتر پڑھ کر کوتوال پر پھونکا اور کوتوال کتا بن کر بھونکنے لگا پھر کوتوال نے چرواہے پر چھلانگ لگائی اور اس کی شہ رگ اپنے جبڑوں میں دبالی چرواہا جادوگر اپنا دفاع نہ کرسکا کتے نے اس کی شہ رگ کاٹ لی اور وہ مر گیا اس کے مرتے ہی کوتوال کتے سے دوبارہ انسان بن گیا پھر وہ ندی کی طرف چل دیا۔

عمرو نے ندی سے نکل کر اپنا لباس خشک کیا اور پھر وہیں بیٹھ کر اپنا

عمرو اور چو چک جادوگر

حلیہ تبدیل کرنے لگا اس نے افراسیاب کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا تھا جو ہر بار ایک نئے آدمی کو اس کی تلاش میں بھیج دیا کرتا تھا عمرو نے سوچا تھا کہ اس بار افراسیاب کو ایسا سبق سکھائے گا کہ وہ ساری عمر یاد رکھے گا جلدی سے شکل تبدیل کرنے کے بعد وہ شہر کی طرف چل دیا اس وقت وہ ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بنا ہوا تھا وہ شہر پہنچا تو دربار کا وقت ختم ہو چکا تھا چنانچہ وہ افراسیاب کے محل کی طرف چل دیا محل کے دروازے پر دربان کھڑا تھا عمرو نے اندر داخل ہونا چاہا تو دربان نے اسے روکا۔

''اے لڑکی تو کون ہے اور کیا چاہتی ہے۔'' اس نے عمرو سے پوچھا۔

''میرا نام رقاصہ جادوگرنی ہے اور میں بادشاہ سلامت کے حضور ناچنا چاہتی ہوں مجھے ان کے پاس پہنچا دو۔''عمرو نے کہا۔

''تمہارا دماغ درست ہے۔'' دربان نے غصے سے کہا۔

''اس وقت شہنشاہ اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں؟''

''دیکھ میرا ملنا ضروری ہے۔'' عمرو نے زنانہ آواز میں کہا۔

''میں طلسم فریب سے شہنشاہ کے حکم پر آئی ہوں مجھے پیغام ملا تھا

کہ شہنشاہ آج کل بہت اداس ہیں اور میرا رقص دیکھ کر ان کی اداسی دور ہو سکتی ہے اب تم مجھے ان کے پاس لے جاؤ یا خود جانے دو ورنہ میں ابھی جادو سے خود کو بلبل بنا کر اڑتی ہوئی شہنشاہ کے پاس چلی جاؤں گی اور تمہاری شکایت کر کے تمہیں سخت سزا دلواؤں گی۔''

عمرو کی دھمکی سن کر دربان گھبرا گیا۔

''اچھا تم اندر چلی جاؤ مگر میری شکایت نہ کرنا۔'' اس نے نرمی سے کہا۔

عمرو لڑکی کے روپ میں محل میں داخل ہو گیا دوپہر کا وقت تھا اس وقت سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے ایک کمرے کے دروازے پر ایک سپاہی پہرہ دے رہا تھا عمرو سمجھ گیا کہ وہی بادشاہ کا کمرہ ہے اس نے سپاہی کو اشارے سے قریب بلایا اور زنانہ آواز میں کہا۔

''میں نے اپنے بچے کی پیدائش کی خوشی میں مٹھائی بانٹی ہے دربان کو دے دی ہے اب آخری لڈو رہ گیا ہے کیا تم کھاؤ گے۔''

سپاہی کے منہ میں پانی بھر آیا اس نے کہا۔ ''کیوں نہیں لڈو تو میں شوق سے کھایا کرتا ہوں۔''

عمرو نے سلیمانی زنبیل سے لڈو نکال کر سپاہی کو دیا۔ سپاہی نے لڈو

کھایا مگر اس میں بے ہوشی کی دوا شامل تھی اس لئے کھاتے ہی لڑکھڑا کر گرا اور بے ہوش ہوگیا۔ عمرو نے اسے اٹھا کر اپنی زنبیل میں ڈالا اور بادشاہ کے کمرے کی طرف چل دیا۔ قریب آ کر اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور کمرے میں جھانکا۔ کمرے میں افراسیاب ایک پلنگ پر سو رہا تھا اس کے سرہانے میز پر اس کا سونے کا تاج رکھا ہوا تھا۔ عمرو نے چپکے سے اندر آ کر تاج اٹھایا اور زنبیل میں ڈال کر صندوق کی طرف بڑھا صندوق سونے کے سکوں سے بھرا ہوا تھا عمرو نے زنبیل سے بے ہوش کرنے والا عطر نکالا اور ڈھکن کھول کر شیشی افراسیاب کی ناک کے قریب کر دی۔ افراسیاب عطر کے اثر سے بے ہوش ہوگیا بہت عمرو اطمینان سے صندوق میں سے سونے کے تمام سکے نکال کر اپنی زنبیل میں بھر لئے لیکن سلیمانی زنبیل اب بھی باہر سے خالی نظر آ رہی تھی عمرو نے زنبیل میں بے ہوش پڑا سپاہی نکالا اور اسے اپنے زنانہ کپڑے پہنا کر اس کی شکل لڑکیوں جیسی بنا کر فرش پر لٹایا اور خود سپاہی کے کپڑے پہن کر رنگ و روغن سے اپنی شکل بھی اس جیسی بنالی۔

وہ سپاہی کے روپ میں کمرے سے نکلا اور محل سے باہر آ کر دربان سے بولا۔ ''شہنشاہ کے لئے دل کی دوا لینے یمن جارہا ہوں کوئی

تیز رفتار سواری بنا دو جو چند منٹ میں مجھے وہاں پہنچا دے۔"

دربان جادوگر نے ایک منتر پڑھ کر زمین پر پھونکا اور وہاں ایک طلسمی تخت نمودار ہوگیا۔ عمرو اس پر بیٹھا اور تخت کو یمن چلنے کا حکم دیا تخت فضا میں بلند ہوا اور انتہائی تیزی سے یمن کی طرف اڑنے لگا جب طلسم ہوشربا کی سرحد تخت پار کرگیا تو عمرو نے زنبیل سے بے ہوش شہزادی ماہ رخ کو نکالا اور اسے ہوش میں لے آیا وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگی عمرو نے اسے تمام حال بتایا اور بتایا کہ وہ دونوں اس وقت اس کے ماں باپ کے پاس ملک یمن جارہے ہیں شہزادی خوش ہوگئی۔

کافی دیر بعد تخت ملک یمن میں داخل ہوا عمرو نے اسے حکم دیا کہ بادشاہ کے محل میں پہنچادے تخت سیدھا شاہی محل کے صحن میں اترا صحن میں موجود ملازموں نے شہزادی ماہ رُخ کو دیکھ کر بادشاہ اور ملکہ کو اطلاع دی وہ جلدی سے باہر آئے اور شہزادی کو پاکر بہت خوش ہوئے اور عمرو کو بہت زیادہ انعام کرام سے نوازا گیا۔

ادھر جب بادشاہ افراسیاب کو ہوش آیا تو وہ اپنا تاج غائب پاکر اور کمرے میں بے ہوش لڑکی کو دیکھ کر بے حد حیران ہوا اس نے تالی

بجائی تا کہ باہر موجود سپاہی اندر آئے مگر سپاہی ہوتا تو اندر آتا وہ لڑکی کے روپ میں بے ہوش پڑا تھا افراسیاب نے اس کے نہ آنے پر اور لڑکی کو دیکھ کر معاملہ جاننے کی خاطر کتاب سامری پڑھی اس میں عمرو کے بارے میں تمام حقیقت کھلے لفظوں میں لکھی تھی افراسیاب نے اپنا سر پیٹ لیا۔عمرو اسے بھی لوٹ کر جاچکا تھا۔

ختم شد